Debt between Maulana Muhammad Shah Punjabi and Maulana Qasim Nanotavi

< Khatm e Nubawwat >

فتوی علمای دہلی و رامپور و لکھنؤ و بدایون وغیرہ در تصدیق اقوال مولوی محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ و تردید اقوال مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ المقربین واصحابہ المکرمین کیا فرماتے ہین
علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر مین کہ زید عمرو بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش
ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئین تاکہ فہم جواب مین کچھ دقت نہو سو عوام کے خیال مین
تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ
سب مین آخر نبی ہین مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی مین بالذات کچھ فضیلت نہین پھر
مقام مدح مین ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت مین کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہان اگر اس
وصف کو اوصاف مدح مین سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر
زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر مین جانتا ہون کہ اہل اسلام مین سے کسیکو یہہ بات گوارا نہوگی کہ اسمین ایک تو
خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف مین اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب
و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف مین جنکو نبوت یا اور فضائل مین کچھ دخل نہین کیا فرق ہے جو اسکو ذکر
کیا اورونکو ذکر نکیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے
کمالات ذکر کیا کرتے ہین اور ایسے ویسے لوگونکی اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہین اعتبار نہو تو تاریخون
کو دیکھ لیجئے باقی یہہ احتمال کہ یہہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو
جھوٹے دعوی کرکے خلائق کو گمراہ کرینگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم

اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک
منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام
میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اسکے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بناء خاتمیت اور بات
پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے
موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف
جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور
مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض
ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی ہاں شبہہ
یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جسکا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اسکا نور ذاتی
ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے
سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کیلئے کسی اور خدا کے نہونیکی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنے ممکنات کا وجود اور
کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال
کبھی بیکمال رہتے ہیں اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہو
کرتا علی الدوام وجود اور کمالات وجود ذوات ممکنات کو لازم ملازم رہتے تو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپکے اور
نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہیں
آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیا انتہی قال محمد و
ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر
سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتے
بلکہ اس صورت میں فقط انبیا کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی
افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی وقال محمد و باقی رہا آپکا وصف نبوت میں واسطہ

فی العروض اور موصوف بالذات ہونا اور انبیاء ماتحت علیہم السلام کا آپ کے فیض کا معروض اور موصوف
بالعرض ہونا وہ تحقیق معنی خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کہہ چکا ہوں انتہی و
قال عمرو فی تلبیس العلوم فی صدر المکتوب الاول معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمی
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و بعد از نبی دیگر نخواہد آمد مگر مبدائی کہ این
معنی حق کہ ندرست است در ان ونہ ذمی بار با جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم این معنی را چہ علاقہ کہ از ان
استدراک فرمودہ فرمودند لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اگر از من پرسی معنیش این است کہ نبوت
دیگران مستفاد از حضرت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم و نبوت آنحضرت در عالم اسباب مستفاد از
نبوت دیگران نیست انتہی کلام عمرو **قال زید** یہ کلام عمرو کا متضمن ہے دو مطلب کو مطلب اول
یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ کرنا یہ خیال عوام کا ہے اور یہ معنی ظاہر پرستوں کے
ہیں معنی خاتم النبیین کے نزدیک اہل فہم یعنی نزدیک خواص کے یہ ہیں کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بالذات ہے اور نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی بالعرض ہے اور مطلب ثانی یہ ہے کہ نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ہے یعنی کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے اور نبوت باقی انبیاء کی
عرضی ہے بایں طور کہ آنحضرت وصف نبوت انبیاء میں واسطہ فی العروض ہیں پس خلاصہ کلام عمرو کا
مطلب اول میں یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ کرنا یہ خیال عوام اور ظاہر
پرستوں کا ہے کیونکہ اسمیں کچھ فضیلت نہیں ما کان محمد آیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو مقام مدح
میں وارد ہوئی پس جبکہ یہ آیت خاتم النبیین کے مقام مدح میں ہوئی تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء
ولا نبی بعدہ کرنا ہرگز صحیح نہیں کیونکہ اسمیں کچھ فضیلت اور مدح نہیں ہاں اگر مقام مدح نہ قرار
دیا جائے تو البتہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن آیت خاتم النبیین کے
مقام مدح میں نہ قرار دینا باطل ہے دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ اسمیں زیادہ گوئی خدا تعالی کی
لازم آتی ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ نقصان قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم آتا ہے اور یہ
کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ میں زیادہ گوئی خدا تعالی کی لازم نہیں آتی اسواسطے
کہ اسمیں فائدہ عظیم الشان ہے کہ وہ سد باب مدعیان نبوت بعد آنحضرت کو منظور تھا سو یہ کہنا بھی
دو وجہ سے باطل ہے وجہ اول یہ ہے کہ جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ

مطلب اول

مطلب ثانی

دفع

وخاتم النبیین مین بے ربطی ہو جاتی باطلی خدا تعالیٰ کے کلام معجز نظام مین لازم آتی ہو یہ کلام خدا
کا اس سے منزہ ہے اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ اگر سد باب مذکور منظور تھا تو اسکے لیے اور ہمیشہ موقع تھے نہ یہی موقع
حاصل کلام عمرو کا یہہ ہے کہ آیہ خاتم النبیین کی دو امر سے خالی نہین یا تو مقام مدح مین وارد ہے یا
نہین لیکن شق ثانی باطل ہے کیونکہ اسمین زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی لازم آتی ہے اور نقصان قدر
رسول خدا کا بھی متصور ہے پس باقی رہا شق اول پس جبکہ خاتم النبیین کے مقام مدح مین متعین ہوا
تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیا لا نبی بعدہ کرنا بالکل باطل ہوا کیونکہ اسمین کچھ فضیلت نہین
بلکہ معنی خاتم النبیین کی نزدیک خواص کے یہہ ہین کہ نبوت آنحضرت کی بالذات ہے اور نبوت
باقی انبیا کی بالعرض ہے جیسا کہ دال اسپر قول اوسکا معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمین
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و بازپسی دیگر نخواہد آمد مگر پیدا نی
اور قول اسکا ملکہ بنا خاتمیت ورات پر ہو الیٰ قولہ آپ پر سلسلہ نبوت کا مختتم ہوجاتا ہے اور قول
اسکا اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے الیٰ قولہ
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی مین
فرق نہ آئیگا انتہی اور خلاصہ کلام عمرو کا مطلب ثانی مین یہہ ہے کہ نبوت آنحضرت کی ذاتی بایں معنی ہے
کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے جیسا کہ دال ہے اسپر قول اسکا بطور قاعدہ کلیہ کے الغرض یہہ بات بدیہی
ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہوجاتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کیلیے کسی اور خدا کے ہونے کی وجہ
اگر ہو تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہین الیٰ قولہ اسیطور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہین اور
سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہین الخ اور قول اسکا رسالہ تحذیر الناس کے
صفحہ ۱ مین یہہ بجز اسکے متصور نہین کہ آپ علۃ ہون اور امت مرحومہ یعنی مومنین معلول اور
ظاہر ہے کہ معلول مین جو کچھ ہوتا ہے فیض علۃ اور عطاء علۃ ہوتا ہے اسی لیے اسکے لیے صیغہ مفعول
تجویز کیا گیا اسصورتمین ضرور ہے کہ وہ فیض ذاتی ہو ورنہ وہان بھی عرضی ہو تو کوئی اور بھی عرض
حقیقی ہوگا کیونکہ یہہ ہو ہی نہین سکتا کہ وصف عرضی خود بخود ہو جائے کوئی موصوف بالذات
ضرور ہو سو وہی ہمارے نزدیک علۃ اصلی اور نبوت باقی انبیا کی عرضی بایں معنی ہے کہ آنحضرت وصف

نبوت انبیا میں واسطہ فی العروض ہیں جیسا کہ وال ہی واسطہ فی العروض پر قول اوسکا اسی
طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات ہیں اور سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے
اور آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے انتہی کیونکہ مراد اس سے یہی واسطہ
فی العروض ہے بحکم اوسکے اس قول کے باقی رہا آپکا وصف نبوت میں واسطہ فی العروض اور موصوف
بالذات ہونا اور انبیا ماتحت علیہم السلام کا آپکے فیض کا معروض اور موصوف بالعرض ہونا و تحقیق معنی
خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کر چکا ہوں انتہی فاذا عرفت ذلک فاعلم ان کلو
احد منهما مخالف للشرع فاما المطلب الاول فهو باطل مردود عند الشرع لانه قول علماء
الاسلام وقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وعقیدة اهل الاسلام قال الشیخ عبد
الحق الدهلوی فی ترجمة المشكوة فی باب اسمائه صلی الله علیه وسلم ... کہ بود آنحضرت
را میان دو شانہ پارہ گوشت بلند تر از سائر اجزائے بدن شریف کہ آنرا خاتم نبوت میگفتند بالکسر تا از ختم
بمعنے تمام شدن کار و رسیدن وے بآخر یا بالفتح تا بمعنے مہر و نشان انکہ خاتم النبیین است و ذکر این
خاتم در کتب متقدمہ از توراۃ و انجیل وغیر آن بود و انبیاء علیہم السلام بوجود و ظہور وے صلی اللہ
علیہ وسلم در آخر زمان بشارۃ داوہ بودند انتہی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشكوة فی باب
فضائل سید المرسلین تحت حدیث عرباض بن ساریة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
انه قال انی عند الله مکتوب خاتم النبیین گفت آنحضرت بدرستی کہ من نزد خدا تعالی نوشتہ
شدہ ام ختم کنندہ پیغمبران کہ بعد از من پیغمبری نباشد انتہی وقال شاہ ولی اللہ الدهلوی فی
وصیت نامہ این فقیر از روح پرفتوح آنحضرت سوال کرد کہ حضرت چہ میفرمایند در باب شیعہ کہ مدعی
محبت اہلبیت اند و صحابہ را بد میگویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند
کہ مذہب ایشان باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم میشود چون از ان حالت
افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان مفترض الطاعۃ
منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز مینمایند پس در حقیقہ ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم النبیین گفتہ باشند انتہی وقال شاہ عبد العزیز الدهلوی فی التحفة اثنا

الاثنا عشریہ فی الباب السادس عقیدہ ہمہ ائمہ آنکہ آنجناب خاتم النبیین است لانبی بعدہ جمیع
فرق اسلامیہ ہمین قائل اند و امامیہ ہرچند بظاہر ختم نبوت آنجناب اقرار میکنند لیکن در پردہ بہ نبوت
ائمہ قائل اند بلکہ ائمہ را بہتر از انبیا شمارند و تفویض امر تحلیل و تحریم کہ خلاصہ نبوت بلکہ بالاتر
از نبوت است برائے ائمہ اثبات نمایند پس در معنی منکر ختم نبوت اند انتہی وقال الشیخ الاکبر فی
الفصوص والجامی فی شرحہ لانبی بعدہ مشرعا او مشرعا لہ والاول ہو الآتی بالاحکام
الشرعیۃ من غیر متابعۃ نبی آخر قبلہ کموسی و عیسی و محمد علیہم السلام والثانی
ہو المتبع لما شرعہ لہ النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلہم کانوا داعین الی
شریعۃ موسی علیہ السلام فالنبوۃ والرسالۃ منطقان عن ہذا الموطن بانقطاع
الرسول الخاتم انتہی قال فی القاموس من کل شیء عاقبتہ و آخرتہ کخاتمتہ و آخر القوم
کالخاتم انتہی وقال فی الصراح یقال ختمت الشیء فہو مختوم و مختم شد و تمام گردانید و خاتم
الشیء آخرہ انتہی وقال فی مجمع البحار الخاتم والخاتم من اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالفتح آخرہم وبالکسر اسم فاعل انتہی وقال القاری فی شرح الشفاء فی فصل اسمائہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الباب الثالث من القسم الاول وخاتم النبیین کما قال اللہ تعالی
وخاتم النبیین وہو بفتح التاء علی الاسم ای آخرہم وبالکسر علی الفاعل لانہ ختم النبیین
فہو خاتمہم ذکرہ الانطاکی والتحقیق ان المراد بالفتح ما یختم بہ من الطابع فقولہ ای
آخرہم حاصل المعنی لاجل المبنی انتہی قال فی شرح شفاء فی فصل الآیات فی خروب
الحیوانات من الباب الرابع من القسم الاول قال رسول رب العلمین وخاتم النبیین
ای آخرہم وہو بفتح التاء علی ما قرأ بہ عاصم بمعنی ختموا بہ وبکسرہا بمعنی ختمہم
ویؤیدہ قراءۃ ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین انتہی وقال الامام الزرقانی فی
شرح المواہب فی النوع الثالث من المقصد السادس وخاتم النبیین بکسر التاء قراءۃ
الجمہور بمعنی انہ ختمہم ای جاء آخرہم وقرأ عاصم بفتح التاء ای لہم ختموا بہ فہو
کالخاتم والطابع لہم انتہی وقال الزرقانی فی شرح المواہب بعید ذلک وختم بی
النبیون ای اغلق باب الوحی والرسالۃ فلانبی بعدہ انتہی وقال القسطلانی فی

ن خروب

شرح البخاری باب خاتم النبیین ای اخرهم الذی ختمهم او ختموا به علی قراءة عاصم بالفتح
انتهی وقال القسطلانی فی المواهب فی النوع الاول من المقصد السادس اول الانبیاء
آدم علیه السلام واخرهم نبینا صلی الله علیه وسلم انتهی وقال القاضی فی الشفاء
فی الباب الثالث من القسم الاول والقسطلانی فی المواهب فی النوع الثانی من المقصد
الثانی المتقدم فی الانبیاء والخاتم لهم کما قال علیه السلام کنت اول الانبیاء فی الخلق
واخرهم فی البعث انتهی وقال النسفی فی العقائد واول الانبیاء آدم واخرهم محمد صلی الله
علیه وسلم انتهی وقال العلامة التفتازانی فی شرح العقائد واذا ثبت نبوته ودل کلامه
وکلام الله المنزل علیه انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی کافة الناس بل الی الجن والانس
ثبت انه اخر الانبیاء وان نبوته لا یختص بالعرب انتهی وقال الزمخشری فی تفسیر الکشاف
وخاتم بفتح التاء بمعنی الطابع وبکسرها بمعنی الطابع وفاعل الختم ویقویه قراءة ابن مسعود
ولکن نبیا ختم النبیین فان قلت کیف کان اخر الانبیاء علیهم السلام وعیسی علیه السلام
ینزل فی اخر الزمان قلت معنی کونه علیه السلام اخر الانبیاء علیهم السلام انه لا ینبأ
احد بعده علیه السلام وعیسی علیه السلام ممن نبئ قبله علیه السلام انتهی قال فی تفسیر
الجلالین ولکن رسول الله وخاتم النبیین فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیا وفی
قراءة بفتح التاء کالة الختم ای به ختموا وکان الله بکل شیء علیما بان لا نبی بعده انتهی
وقال فی الکمالین حاشیة تفسیر الجلالین خاتم النبیین بکسر التاء الاکثر ای اخرهم انتهی
وقال فی تفسیر البیضاوی وخاتم النبیین اخرهم الذی ختمهم او ختموا به علی قراءة عاصم
بالفتح ولا یقدح فیه نزول عیسی علیه السلام بعده لانه اذا نزل کان علی دینه مع انه
اخر من نبئ انتهی وقال فی تفسیر المدارک وخاتم النبیین بفتح التاء عند عاصم بمعنی
الطابع ای لا ینبأ احد بعده وعیسی علیه السلام ممن نبئ قبله وحین ینزل
ینزل عاملا علی شریعة محمد صلی الله علیه وسلم کانه بعض امته وغیره بکسر التاء
بمعنی الطابع وفاعل الختم ویقویه قراءة ابن مسعود رضی الله عنه لکن نبیا ختم
النبیین انتهی وقال فی التفسیر الاحمدی وخاتم النبیین ای لم یبعث بعده نبی قط وانما

لا

نزل بعده عيسى عليه السلام فانه يعمل بشريعته عليه الصلوة والسلام ويكون له خليفة ولم
يحكم بشريعة نفسه وانكان نبيا قبله كما قال عليه الصلوة والسلام لابراهيم حين
توفي لو عاش لكان نبيا هذا تفسير الاية على ما ذكروا والمقصود انه يفهم من الاية ختم
النبوة على نبينا صلى الله عليه وسلم لان الخاتم بفتح التاء عند عاصم وبكسر التاء عند
غيره والمال على كل توجيه هو بمعنى الاخر ولذلك فسر صاحب المدارك قراءة عاصم بالاخر
وصاحب البيضاوي كلا القرائتين بالاخر انتهى مختصرا وقال في تفسير المعالم وخاتم النبيين
ختم به الله النبوة وقرا ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وقرا الاخرون
بكسر التاء على الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم
به النبيين لجعلت له ابنا يكون بعده نبيا وكان الله بكل شي عليما اخبرنا ابو محمد شاهي
اخبرنا عبد الله ابن محمد بن مسلم اخبرنا يونس بن عبد الاعلى اخبرنا ابن وهب اخبرنا
يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن ابي سلمة قال كان ابو هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف
به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد اخبرنا عدي
بن احمد اخبرنا هيثم بن كليب اخبرنا ابو عيسى الترمذي اخبرنا سعيد بن عبد الرحمن وغير
واحد قالوا اخبرنا سفين عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي
يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده
نبي انتهى وقال في تفسير روح البيان خاتم النبيين قرا عاصم بفتح التاء وهو آلة الختم
بمعنى ما يختم به كالطابع بمعنى ما يطبع به والمعنى وكان اخرهم الذي ختموا به وبالفارسية
مهر پیغامبران یعنی بدو مهر کرده شد در نبوت وپیغمبران را بدو ختم کرده اند وقرا الباقون
بكسر التاء اي كان خاتمهم اي فاعل الختم وبالفارسية مهر کننده پیغامبرانست وهو بالمعنى
الاول ايضا وفي المفردات لانه ختم النبوة اي تممها بمجيئه واياما كان فلو كان له ابن بالغ

لكان نبيا لم يكن هو عليه الصلوة والسلام خاتم النبيين كما روي انه قال في ابنه ابراهيم لو عاش لكان نبيا وذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة من ابائهم وكان ذلك من امتنان الله عليهم فكانت علماء امته ورثته عليه الصلوة والسلام من جهة الولاية وانقطع ارث النبوة بختميته ولا يقدح في كونه خاتم النبيين نزول عيسى عليه السلام بعده لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده كما قال لعلي رضي الله عنه انت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله وحين ينزل انما ينزل على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصليا الى قبلته كانه بعض امته فلا يكون اليه وحي ولا نصب احكام بل كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الله بكل شيء عليما ولما نزل قوله تعالى خاتم النبيين استغرب كون باب النبوة مسدودا ضرب النبي صلى الله عليه وسلم لهذا مثلا ليتقرر في نفوسهم وقال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال الامام النووي في شرح مسلم في باب فضائل علي رضي الله عنه قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان عيسى عليه السلام اذا نزل في اخر الزمان نزل حكما من حكام هذه الامة يحكم بشريعة محمد صلى ولا ينزل نبيا انتهى وقال البخاري في صحيح البخاري باب خاتم النبيين حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال مسلم في صحيح مسلم باب كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين حدثنا ابن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا حدثنا اسمعيل عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه

اللبنة

اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى واخرج عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل النبيين من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا
موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه
اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه مسلم واخرج عن جابر قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل
الناس يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام رواه مسلم واخرج عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت
بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم
بي النبيون رواه مسلم واخرج عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي انت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه واخرج عن سعد بن
ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة
هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدي رواه مسلم اي لا نبوة اصلا لا نبوة نبي ولا نبوة رسول
لان هرون نبي لا رسول واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وقال وفي الباب عن
ابي هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز وهذا حديث حسن صحيح انتهى وفي
رواه الامام احمد والحاكم باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح المواهب واخرج عن ابن عباس
قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستارة في مرضه والناس صفوف خلف ابي بكر
فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له
رواه ابو داود وابن ماجة واخرج عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري واخرج عن
ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهبت النبوة وبقيت المبشرات رواه ابن ماجة
قال السيوطي ان الوحي منقطع بموتي ولا يبقى ما يعلم منه ما سيكون الا الرؤيا كذا

في المرقاة واخرج عن جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء
انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على
قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي متفق عليه واخرج عن جبير بن مطعم قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله
بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال القاضي عياض في الشفاء في فصل اسمائه
صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من الاول في الصحيح انا العاقب الذي ليس بعده نبي
انتهى فالحديث آخره كاوله مرفوع واخرج عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيكون في امتي ثلثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي رواه
الترمذي وقال في الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح واخرج عن
قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء في الخلق وآخرهم في البعث ذكره
القاضي في الشفاء والقسطلاني في المواهب رواه ابو نعيم في دلائله وابن ابي حاتم في
تفسيره وابو اسحق الجوزقاني عن ابي هريرة كما في الزرقاني واخرج عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث رواه البغوي في
تفسير معالم التنزيل وقال القسطلاني في المواهب والزرقاني في شرح المواهب في النوع الثالث
من المقصد السادس قال الله تعالى ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و
خاتم النبيين بكسر التاء قراءة الجمهور بمعنى انه ختمهم اي جاء آخرهم وقرأ عاصم بفتح
التاء اي ختموا به فهو كالخاتم والطابع لهم وهذه الآية نص في انه لا نبي بعده واذا كان
لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان
كل رسول نبي ولا ينعكس كما قدمنا ذلك في اسمائه الشريفة من المقصد الثاني وبذلك وردت
الاحاديث عنه صلى الله عليه وسلم فروي الامام احمد من حديث ابي بن كعب ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فاحسنها واكملها وترك فيها
موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويتعجبون منه ويقولون

لو لم موضع هذه فانا في النبيين موضع تلك اللبنة رواه الترمذي عن عامر العقدي وقال
حديث حسن صحيح وفي حديث انس بن مالك مرفوعا ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وغيره كالامام احمد والحاكم واسناده صحيح وفي حديث
جابر مرفوعا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى
بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر قال ما احسنها الا
موضع هذه اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا موضع تلك اللبنة ختم
بي الانبياء ولمسلم جئت فختمت الانبياء عليهم السلام وفي حديث ابي هريرة قال
فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه ابو داود الطيالسي وكذا البخاري ومسلم نحوه عن جابر
واخرجاه ايضا من حديث ابي هريرة وفي حديث ابي سعيد الخدري فجئت انا فاتممت
تلك اللبنة رواه مسلم وفي حديث ابي هريرة عند مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون اي
باب الوحي والرسالة فلا نبي بعده فمن تشريف الله له ختم الانبياء والمرسلين به وقد
اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحذق و
تشعبذ واتى بانواع السحر قال الامام فخر الدين هو في عرف الشرع كل امر يخفى سببه
ويخيل على غير حقيقته ويجري مجرى التمويه والخداع قال الله تعالى يخيل اليه انها تسعى
والطلاسم والنيرنجيات كلها محال ضلالة عند اولي الالباب ولا يقدح في هذا نزول
عيسى عليه السلام لانه اذا نزل من السماء كان على دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ومنهاجه
مع ان المراد انه اخر من نبئ وارسل فلا يضر وجود واحد بعده او اكثر من نبئ قبله
قال ابن حبان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من النبي
فهو زنديق يجب قتله لتكذيبه القرآن وخاتم النبيين انتهى وقال ابن كثير في تفسير هذه
الاية هي نص على انه لا نبي بعده واذا كان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى و

الاحرى لان مقام الرسالة احص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس
وبذلك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن رحمة الله بالعباد
ارسال محمد صلى الله عليه وسلم ثم تشريفا لله له ختم الانبياء والمرسلين به صلى الله عليه وسلم
وقد اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخذق وتشعبذ
واتى بانواع السحر والطلاسم والنيرنجيات فكلها محال وضلال عند اولي الالباب كما
اجرى على يدي الاسود العنسي باليمن ومسيلمة الكذاب باليمامة من الاحوال الفاسدة
والاقوال الباردة ما علم كل ذي لب وفهم انهما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى و
كذالك كل مدعى لذلك الى يوم القيمة حتى يختموا بالمسيح الدجال يخلق الله معه
من الامور يشهد العلماء والمومنون بكذب ما جاء بها انتهى ذكره في تفسيره رحمه الله
وقال القاضي عياض في شفاء والقاري في شرح الشفا في الباب الثالث من القسم الرابع و
كذالك من ادعى النبوة لاحد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود
العنسي او بعده كالعيسوية اصحاب عيسى بن اسحق بن يعقوب الاصفهاني كان موجودا
في خلافة المنصور من اليهود القائلين بتخصيص رسالته الى العرب خاصة وكالخرمية
القائلين بتواتر الرسل اي لا ينقطعون ما دامت الدنيا وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة
علي في الرسالة للنبي صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام اي من الائمة الاثنا عشرية
عند هولاء الرافضة يقوم مقامه في النبوة والحجة يعني ارادتهما الحقيقة و
كالبزيغية والبيانية منهم اي الرافضة القائلين بنبوة بزيغ وبيان اي ابن اسمعيل
النهدي من غلاة الرفضة او من ادعى النبوة لنفسه كالمختار بن ابي عبيد الثقفي
او جوز اكتسابها اي تحصيل النبوة بالمجاهدة والرياضة والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها
اي منزلة النبوة باخذ الفيض من القلب من الريب كالفلاسفة اي الحكماء وغلاة
المتصوفة اي الجهلاء وكذلك من ادعى منهم او من غيرهم انه يوحى اليه وحيا اي جليا
لا الهاما يسمى وحيا خفيا كما يحصل لارباب المكاشفة واصحاب الفراسة كما

بوم

يشير اليه قوله تعالى ان في ذلك لآيات للمتوسمين اى للمتفرسين وقوله عليه الصلوة
والسلام في امتي محدثون اى ملهمون وان لم يدع النبوة او انه اى يدعى حال اليقظة
انه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فبه ان
هذا كله مقتضى الكذب لا الكفر كما لا يخفى فهولاء الطوايف كلهم كفار فانهم
يكذبون النبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين لا نبي بعده اى بنباء فلا يرد
عيسى عليه السلام لانه نبي قبله ونزل بعده ويحكم بشريعته ويصلي الى قبلته ويكون
من جملة امته واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة
على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل في ظاهره ولا
تخصيص في عمومه فلا شك في كفر هولاء الطوائف كلها بتكذيبهم الله ورسوله قطعا
اى بلا شبهة اجماعا اى بلا مخالفة سمعا اى من الكتاب والسنة ما يدل على كفرهم
بلا مرية انتهى وقال في تفسير روح البيان قال في بحر الكلام وصنف من الروافض قالوا
ان الارض لا تخلو من النبي والنبوة صارت ميراثا لعلي واولاده ويفرض على المسلمين
اطاعة علي وكل من لا يرى اطاعته يكفر وقال اهل السنة والجماعة لا نبي بعد نبينا
عليه الصلاة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه الصلوة
والسلام لا نبي بعدي ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه
انتهى وقال في تمهيد ابي الشكور قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبي قط و
هذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا
ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان
لاحد شركة في النبوة لمحمد صلى الله عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا شريكا
لمحمد صلى الله عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر انتهى وغير ذلك مما لا يحصى فقد ثبت
بما ذكر ان معنى خاتم النبيين آخر الانبياء لا نبي بعده هو قول العلماء الكرام وقول رسول
عليه السلام وعقيدة اهل الاسلام فكان قوله سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم
ہونا بایں معنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں الخ

بعد كونه مردود بما ذكر لايخلو من الكفر لان ذلك الكلام يستلزم ان اهل ذلك القول من
العوام وقد ثبت بما ذكر ان اهل ذلك القول قول علماء الاسلام ورسول عليه السلام و
عقيدة لاهل الاسلام وكذلك كان قوله بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی بعد کونه مردود بما
ذكر لايخلو من الكفر لانه انكار معنى خاتم النبيين الثابت عند اللغة وعلماء
الاسلام ورسول عليه السلام وكذلك كان قوله مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر
زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولكن رسول الله وخاتم النبيين
فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے الخ مردود لما اخرج عن ابی هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب
واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم
بي النبيون رواه مسلم واخرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي و
مثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية
فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة و
انا خاتم النبيين متفق عليه واخرج عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل الناس
يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام رواه مسلم وقال
الامام النووي في شرح مسلم قوله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء من قبلي الى قوله
وانا خاتم النبيين فيه فضيلته صلى الله عليه وسلم وانه خاتم النبيين انتهى وقال القسطلاني
في المواهب من تشريفه الله تعالى له ختمه الانبياء والمرسلين به وقد اخبر الله تعالى
في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا
المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل انتهى وقال ابن كثير في تفسيره فمن رحمة الله
تعالى بالعباد ارسال محمد صلى الله عليه وسلم ومن تشريف الله تعالى له ختم الانبيا

والمرسلين به صلى الله عليه وسلم ثم اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه
انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال
مضل ولو تشعبذ وغير ذلك مما لا يحصون كذلك كان قوله رحمه الله ما كان محمد ابا احد من
رجالكم او رجالهم ولكن رسول الله وخاتم النبيين مين كيا تناسب تها الابوة دونا الامة على
وفق قواعد العرب فانه تعالى لما قال ما كان محمد ابا احد من رجالكم فهم من ذلك الكلام
نفي الابوة مطلقا فعطف عليه بلفظ لكن الموضوع لدفع التوهم الناشي من الكلام
السابق لاثبات الابوة من طريق اخر وهو كون رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله ثم عطف عليه قوله وخاتم
النبيين لافادة انه لم يكن له ابن بالغ ولافادة الزيادة ايضا فكان المعنى هكذا ما كان محمد
ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وكل من كان رسول فهو ابو امته كما في كتب التفسير قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم مثل الوالد لولده اعلمكم رواه ابن ماجة
والدارمي وابو داؤد وخاتم النبيين وكل من كان خاتم النبيين فهو ازيد شفقة و
اكثر نصيحة واكمل دينا ولا يكون بعده نبي فلا يكون له صلى الله عليه وسلم ابن بالغ
يكون بعده نبيا قال محيي السنة في تفسير معالم التنزيل وخاتم النبيين ختم به النبوة
وقرأ ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وقرا الاخرون بكسر التاء على
الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم به النبيين لجعلت
له ابنا يكون بعده نبيا انتهى قال في تفسير روح البيان فلو كان له ابن بالغ لكان نبيا ولم
يكن هو عليه السلام خاتم النبيين كما يروى انه قال في ابنه ابراهيم لو عاش لكان نبيا و
ذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة قبله من ابائهم وكان ذلك من امتنان الله عليهم
فكان علماء امته ورثته عليه السلام من جهة الولاية وانقطع ارث النبوة بختميته الى
قوله خاتم النبيين يفيد زيادة الشفقة من جانبه والتعظيم من جهتهم لان
الذي بعده نبي يجوز ان يترك شيئا من النصيحة والبيان لانها مستدركة من
واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهدى بهم من كل الوجوه انتهى
المطلب الثاني فهو باطل عند الشرع بالوجوه لكن بطلانه موقوف على معرفة

مطلب ثاني

الواسطة في العروض فالواسطة في العروض عبارة عن امر كان متصفا بصفة حقيقة
وتنسب تلك الصفة الى امر آخر مجازا لاجل العلاقة بينهما قال المولوي تراب علي اللكهنوي
في بيان الكافي شرح الشرح للقاضي تحت قوله بواسطة في العروض هي عبارة عن امر يكون متصفا
بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر آخر بعلاقة مع ذلك الامر كالسفينة المتصفة
بالحركة بالذات فهي واسطة في عروض الحركة لجالسها فيكون هناك عارض واحد ثابت
للواسطة بالذات منسوب الى ذي الواسطة بالعرض واحد قسمي الواسطة في الثبوت
اعلم ان الواسطة في الثبوت عبارة عما يكون علة لاتصاف شئ بصفة بان ذلك الشئ
متصف بتلك الصفة حقيقة وبالذات في يكون تلك الواسطة علة الاتصاف بها وهي على
قسمين الاول ما بيّن بقوله وهو ان يكون كل منهما اي من الواسطة وذي الواسطة
معروضا حقيقيا له اي للعروض يعني يكون كل منهما متصفا بالصفة بالذات فيكون
فردان احدهما قائم بالواسطة والآخر قائم بذي الواسطة لكن قيام فرد منهما بالواسطة يكون
سبب قيام فرد منهما بذي الواسطة كاليد فان قيام الحركة بها سبب لقيام الحركة بالمفتاح
والثاني ما لا يكون الواسطة متصفة بالصفة اصلا ويكون لها حظ من العلية
فقط كالصباغ الذي هو واسطة في اتصاف الثوب بالصبغ وبيّنه بقوله وان كان بينهما واسطة
في الثبوت بان يكون المعروض الحقيقي هو ذو الواسطة دون الواسطة فيكون لها حظ من
العلية انتهى وقال بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي قدس سره في الحاشية على حاشية مرزاهد
ملا جلال اعلم ان الواسطة قد يطلق على ما كان علة للعلم ويقال لها الواسطة في الاثبات و
هذا انما يكون في التصديقات وقد يطلق على امر يكون متصفا بصفة وينسب بعلاقة مع
امر آخر فيقال لهذا انه واسطة في العروض والصفة في هذه الواسطة يكون واحدة عارضة
للواسطة حقيقة وينسب الى ذي الواسطة بنوع من العلاقة وهذا كما يعرض الحركة
لجالس السفينة فالجالس متحرك بحركة السفينة لا بحركة نفسه وهذه الواسطة
هي الواسطة في العروض وقد يطلق الواسطة على ما يكون سببا وعلة لثبوت صفة للموصوف
فههنا صفة ثابتة لذي الواسطة حقيقة وبالذات لكن بسبب علة وجعل جاعل ويقال لهذه

الواسطة وواسطة في الثبوت هو على قسمين احدهما ان لا يكون الواسطة موصوفة اصلا
بهذه الصفة انما كان لها السببية لا غير كالصباغ الذي كان واسطة للثوب في كونه مصبوغا
وليس الصباغ مصبوغا والثاني ان يكون الواسطة ايضا متصفة بالذات فيكون هناك
للصفة فردان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذي الواسطة واتصاف الواسطة بها
علة لاتصاف ذي الواسطة بها انتهى وقال مولانا عبد الحليم اللكهنوي قدس سره في القول
الاسلم لحل شرح السلم قوله تقتضي ان يكون ثبوت الصفة وهو التحقق والوجود للواسطة
اولا وبالذات وفي لذي الواسطة بالعرض كما هو شان الواسطة في العروض كالسفينة فانها
واسطة لثبوت الحركة لجالسها وهي عارضة لها وانما تنسب الى الجالس بمجاز المقارنة قوله
الواسطة في الثبوت ان لها قسمان الاول واسطة تكون سفيرا محضا في ثبوت الصفة
لذيها كالصباغ في صبغ الثوب الثاني واسطة تكون متصفة بالصفة اولا و
بسببها يتصف بها ذوها ايضا كاليد يتحرك اولا ثم يتحرك به مفتاح انتهى وقال الملا
مبين قدس سره في مرآة الشروح على السلم وموضوع كل علم ما يبحث فيه عن عوارضه
الذاتية والعوارض الذاتية ما يلحق الشيء لذاته كلحوق ادراك الامور الغريبة للانسان
بالقوة او بواسطة امر خارج مساوله كلحوق التعجب بادراك الامور المستغربة والمراد
باللحوق بالذات عدم الواسطة في العروض بان يكون العارض عارضا للواسطة بالذات
ولا يكون لذي الواسطة الا بالمجاز كالحركة العارضة لجالس السفينة بواسطتها انتهى
وقال الملا مبين في الشرح المذكور قبيل ذلك فان الوصف في الواسطة في العروض لا
يتعدى لجالس السفينة فان الحركة تنسب الى السفينة بالذات والى الجالس بالعرض انتهى
فقد حصل بما ذكر من نقول الفحول في المعقول ان الواسطة في العروض لا بد لها من الامرين
فالاول ان يكون الوصف في الواسطة وذي الواسطة في الواسطة في العروض غير متعدد
بان يكون الواسطة موصوفة بالصفة حقيقة ومنسوبة تلك الصفة الى ذي الواسطة مجازا
لا حقيقة فيصح حينئذ ان يقال ان السفينة متحركة حقيقة والجالس فيها ليس
بمتحرك حقيقة بخلاف الواسطة في الثبوت فان الوصف في احد قسميها متعدد دون

لاحدهما فاثر بالواسطة حقيقة والأخرة فيه ذي الواسطة حقيقة فيصح حينئذ ان
يقال ان اليد متحركة حقيقة والمفتاح متحرك حقيقة بخلاف ثاني قسميها فان الوصف
فيه واحد لا متعدد بان يكون ذو الواسطة موصوفا بالصفة حقيقة ولا يكون
الواسطة موصوفة بتلك الصفة اصلا لا حقيقة ولا مجازا فيصح حينئذ ان يقال
ان الثوب مصبوغ حقيقة والصباغ ليس بمصبوغ اصلا لا حقيقة ولا مجازا وان لا يكون
الثاني ان يكون اتصاف الواسطة وذي الواسطة في زمان واحد وان كان اتصاف
الواسطة باعتبار الرتبة مقدما على اتصاف ذي الواسطة كما هو واضح من مثال
السفينة والجالس فيها فاذا عرف ذلك فالوجه الاول ان الانبياء كلهم متساوون
في نفس النبوة عند السلف والخلف لان النبوة في الشرع هي الوحي من الله
تعالى حقيقة بالاحكام الشرعية قال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين
وقال الله تعالى وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما كنا
معذبين حتى نبعث رسولا وقال الله تعالى ولقد بعثنا في كل امة رسولا وقال الله
تعالى وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاءهم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا
رسولا وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فاسئلوا اهل
الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من
رسول الا نوحي اليه فهذه النصوص نصوص في نسبة الوحي الى الله تعالى حقيقة
فدلت الآيات القرآنية على ان النبوة في الشرع هي الوحي من الله تعالى حقيقة فقد
ثبت بالآيات المذكورة ان ماهية النبوة هي الوحي من الله تعالى بالاحكام الشرعية
كما ان ماهية الانسان هي الحيوان مع الناطق فاذا كان الامر كذلك كان الانبياء كلهم
متساوين في نفس النبوة كما ان افراد الانسان كلهم متساوون في نفس الماهية
الانسانية كما قال الله تعالى إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن
بَعْدِهِ قال في تفسير البيضاوي في تفسير تلك الآية امره في الوحي كسائر الانبياء انتهى

والرابع

١ الشفاء

انه قال عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت ذكره القاري في شرح قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرويه عن ربه لا ينبغي لعبد ان يقول انه خير من يونس بن متى رواه
البخاري في صحيحه وقال البخاري في صحيحه في كتاب التفسير باب قوله انا اوحينا اليك كما
اوحينا الى نوح والنبيين من بعده الى قوله ويونس وهارون وسليمن
حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابو هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب انتهى اي في نفس النبوة
وقال الحافظ احمد علي في حاشية البخاري في مطابقة الترجمة قوله فقد كذب لان الانبيا
كلهم متساوون في مرتبة النبوة انتهى وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة لا تفضلوا محمل
اين نهي يا در رو وادب است قبل از نزول وحي به تفضيل يا تفضيل در اصل نبوت يا تفضيل بر وجهے
که تحقير و ازوراء ديگر لازم آيد وقال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الفضائل
واما الحديث لا تفضلوا بين الانبياء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلى الله
عليه وسلم قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به والثاني انه قاله ادبا وتواضعا
والثالث ان النهي انما هو عن تفضيل يؤدي الى نقص المفضول والرابع انه انما نهى عن تفضيل
يؤدي الى الخصومة والفتنة كما هو المشهور في سبب الحديث والخامس ان النهي مختص
بالتفضيل في نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخرى
ولا بد في اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض
انتهى وقال القاضي في الشفاء والقاري في شرحه الوجه الرابع منع التفضيل في حق النبوة
والرسالة اي باعتبار اصلهما وحقيقة ماهيتهما الا في ذوات الانبياء وزيادة خصائص
الاصفياء فان الانبياء فيها على حد واحد اذ هي اي مادة النبوة والرسالة شيء واحد
وهو البعثة المجردة الحاصلة بالوحي فقط وتسمى بالنبوة او متضمنة الى تبليغ الغير
وتسمى بالرسالة وهي في حد ذاتها شيء واحد لا تفاضل فيها فلا يقال مثلا نبوة
آدم افضل من نبوة غيره وهذا معنى قوله عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني
المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت وانما التفاضل في زيادة الاحوال والخصوص والكرامات

والرتب الا الطاف اما النبوة فى نفسها فلا تفاضل فانما التفاضل بامور اخر زائدة عليها
اى على حقيقتها انتهى وقال الامام الزرقانى فى شرح المواهب تحت قوله اما النبوة
فى نفسها فلا تفاضل قال السنوسى فى شرح عقائده ويدل عليه منع ان يقال لفلان
النصيب الاقل من النبوة ولفلان النصيب الاوفر منها ونحوه من العبارات التى تقتضى
ان النبوة مقولة بالتشكيك ولا شك فى ان امتناع ذلك معلوم من الدين بالضرورة
بين السلف والخلف فدل على ان حقيقة النبوة فى المتواطى المستوى افراده ولا يلتفت
الى من خالف مقتضاه لوضوح فساده انتهى وقال التفتازانى فى شرح العقائد والرسول انسان
بعثه الله تعالى الى الخلق لتبليغ الاحكام بخلاف النبى فانه اعم انتهى وقال القسطلانى
فى المواهب فى صدر الفصل الاول من المقصد الثانى والرسول انسان بعثه الله تعالى
الى الخلق بشريعة متجددة والصحيح ان كل رسول نبى وليس كل نبى رسولا انتهى وقال
القاضى فى الشفاء فى الفصل الثانى من الباب الرابع من القسم الاول والصحيح الذى
عليه الجماء الغفير ان كل رسول نبى وليس كل نبى رسولا انتهى قال عبد الحكيم سيالكوتى
فى حاشية الخيالى اعلم انه قد اختلف فى الفرق بين الرسول والنبى فقال بعضهم انهما
متساويان فكل نبى رسول وكل رسول نبى ولا فرق الا بحسب المفهوم فانه من حيث
انه قال الله تعالى انا ارسلناك وما فى معناه يسمى بالرسول ومن حيث انه انباء للخلق
عن الاحكام يسمى بالنبى وهذا مذهب جمهور المعتزلة واليه ذهب الشارح وقال بعضهم
ان النبى اعم لان الرسول ما صاحب كتاب وشريعة متجددة بخلاف النبى كما بينه المحشى
وهذا مذهب اهل السنة وقال بعضهم ان الرسول اعم وعرفوه بانه انسان او ملك
مبعوث بخلاف النبى فانه مختص بالانسان انتهى فقد ثبت بما ذكر ان النبوة وهى كون
البعثة والوحى من الله تعالى حقيقة متساوية الافراد عند السلف والخلف بالنصوص
المذكورة بان كل نبى من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى
الله عليه وسلم فى وصف نبوة الانبياء واسطة فى العروض مردودا عند السلف والخلف
بالنصوص المذكورة من كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والوحى

ان

الاول انه قال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما نرسل
المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم
وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من
قبلك من رسول الا نوحي اليه وقال الله تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين
من بعده وقال عليه السلام لا تفضلوني على اخواني المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت ذكره
القاري في شرح الشفاء فهذه النصوص نصوص في ان كل احد من الانبياء مبعوث
من الله تعالى حقيقة ويوحى اليه من الله تعالى علیحدة علیحدة حقيقة كما هو مدلول
قوله بعث الله وقوله وما نرسل وقوله وما ارسلنا وقوله نوحي اليهم وقوله نوحي اليه
وقوله انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده فكان وصف النبوة متعددا
بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم
في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض مردودا بتلك النصوص القرآنية القطعية
والوجه الثالث انه قال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى
وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من رسول
الا نوحي اليه وقال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى
وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلناك الا مبشرا
ونذيرا وقال الله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا وقال الله تعالى
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين فهذه النصوص
نصوص في ان الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعثته في الجسد الجسماني
مؤخر من الوحي الى الانبياء وبعثتهم كما هو مدلول قوله قبلك وقوله وخاتم النبيين
فكان زمان نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم غير زمان نبوة الانبياء عليهم السلام متعددا
لا واحدا فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض
مردودا بتلك النصوص القطعية والوجه الرابع انه قال الله تعالى قل آمنا بالله وما
انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط وما اوتي

موسیٰ و عیسیٰ والنبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون وقال اللہ تعالیٰ
اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ وقال اللہ تعالیٰ واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا وقال
البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر قولہ تعالیٰ اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ حدثنا
ابراہیم بن موسیٰ اخبرنا ہشام ان ابن جریج اخبرہم قال اخبرنی سلیمان الاحول ان مجاہدا
اخبرہ انہ سال ابن عباس افی ص سجدۃ فقال نعم وتلا ووہبنا الی قولہ فبہداہم
اقتدہ ثم قال ہو منہم زاد یزید بن ہرون ومحمد بن عبید وسہل بن یوسف عن العوام
عن مجاہد قلت لابن عباس فقال نبیکم ممن امر ان یقتدی بہم انتہی وقال القسطلانی
فی المواہب فی النوع الاول فی المقصد السادس استدل الفخر الرازی فی المعالم بانہ تعالیٰ
وصف الانبیاء بالاوصاف الحمیدۃ ثم قال لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم اولئک الذین ہدی اللہ
فبہداہم اقتدہ فامرہ ان یقتدی باثرہم فیکون اتیانہ واجبا والا فیکون تارکا للامر واذا
اتی بجمیع ما اتوا بہ من الخصال الحمیدۃ فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون
افضل منہم انتہی وقال شاہ عبد العزیز الدہلوی فی التفسیر العزیزی تحت قولہ تعالیٰ
بل ملۃ ابراہیم حنیفا اتفاق این ہر دو ملت ای ملت ابراہیمیہ وملت مصطفویہ در اصول
است لیکن اصول چنانچہ عقاید را میگویند ہم چنین قواعد کلیہ شرعیہ را کہ مسائل جزئیہ از ان
مستخرج میشوند نیز گویند اصول ملۃ ابراہیمی باین معنی در شریعت مصطفویہ علی صاحبہا
الصلوۃ والسلام محفوظ اند تفاوتی تعیت آنرسید در فروع مستخرجہ از انہا بحسب اختلاف
مصلحۃ زمان تفاوتی باشد مضایقہ ندارد ومعنی اتباع ملۃ ابراہیمی ہمین است نہ آنکہ در فروع
جزئیہ را بعینہا باقی دارد وعند التحقیق ملت نام ہمان قواعد شرعیہ است نہ نام فروع جزئیہ ومثال عام
فہم این اتباع آنست کہ ہر دو شاگرد امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ صاحبین اند امام یوسف وامام محمد
رحمۃ اللہ علیہما بلا شبہ در روش استنباط تابع امام خود اند وقواعد ایشان در وقت استخراج
مسائل مرعی میدارند لہذا اجتہاد ایشان از اجتہاد امام شافعی ممتاز است وامام شافعی را تابع
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نمیگویند معہذا صاحبین در فروع مستخرجہ مخالفت امام خود مینمایند ہمچنین
شارع مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام مسطر ابراہیمی و قانون حنیفی را در وقت القای

ول

این شریعت مرعیداشته برهان قانون فرموده است اگرچه در بعض جای فروع ستخریه انبوت
مخالف فروع ستخرطه نبوتت ارفع شده باشد انتهى فهذه النصوص نصوص فى انه تعالى
اضاف الانزال والملة والهدى الى الانبياء عليهم السلام وامره عليه الصلوة والسلام
بالايمان بما انزل عليهم والاقتداء بهديهم واتباع ملته عليهم السلام فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم مامورا بالايمان بما انزل عليهم مامورا بالاقتداء بهديهم ومامورا
باتباع ملته عليهم السلام فكان ما انزل عليهم وهديهم وملته مقدما على الانزال
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وماموريته بالايمان والاقتداء والاتباع فاذا
كان الامر كذلك كان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى وصف
نبوة الانبياء عليهم السلام مردودا بتلك النصوص القرانية فقد حصل بما ذكر
من النصوص المذكورة من ايات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى نبوة الانبياء عليهم
الصلوة والسلام مردودا عند الشرع لا يخلو من الكفر لان حاصل ذلك القول
ان موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ليسوا انبياء حقيقة كما ان الجالس فى
السفينة ليس بمتحرك حقيقة وما هذا الا وهو الكفر لانه انكار النصوص القطعية
وكون الانبياء عليهم السلام مستفدين من سيد المرسلين عليهم السلام لا يستلزم
كونه صلى الله عليه وسلم واسطة فى العروض فى وصف نبوة الانبياء عليهم السلام
كما دل عليه حديث المعراج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا فى الحطيم
مضطجعا اذ اتانى آت فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبى ثم اتيت بطست
من ذهب مملوا ايمانا فغسل قلبى ثم حشى ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق
الحمار يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بى جبريل
حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا
فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى
وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما
خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال
محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت
فاذا هرون قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به نعم
المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء السابعة
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به ونعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل
آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى ثم رفع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من

خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال
بما امرت قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة
كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع
الى ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني
عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى
فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوة كل يوم فرجعت الى موسى
فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوة كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما
امرت قلت امرت بخمس صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوة كل
يوم واني جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله
التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم فلما جاوزت نادى
مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه ذكره في المشكوة انتهى كلام زيد

قال عمرو غرض اور انبیا میں جو کچھ ہو وہ ظل و عکس محمدی ہی کوئی کمال ذاتی نہیں پر
کسی نبی میں وہ عکس اوسی تناسب کے ہو جو جمال کمال محمدی میں تھا اور کسی نبی میں بوجہ معلوم
وہ تناسب نہیں رہا سو جہاں کہیں نبی کنبیکم فرمایا ہو اوس میں بقا تناسب کیطرف اشارہ ہے
بہر حال بعد لحاظ معنی خاتم النبیین اور تشبیہ مندرج نبی کنبیکم یہہ بات عیان ہو جاتی ہی کہ
اور زمینوں میں عکوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اوسی تناسب کے ساتھ ہیں یعنے کمالات اصل
میں جو تشبیہ تھی وہی نسبت کمالات عکوس میں بھی محفوظ رہی اس صورت میں اگر اصل ظل
میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادھر رہیگی انتہی کلام
عمرو **قال زید** خلاصہ کلام مذکور کا یہہ ہی کہ جمیع کمالات آنحضرت کے اصل اور ذاتی ہیں اور
جمیع کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس کمالات آنحضرت کے ہیں نہ ذاتی پھر یہہ کمالات آنحضرت
کے کسی نبی میں سب موجود نہیں اور کسی نبی میں سب کے سب موجود ہیں بحکم حدیث نبی کنبیکم کے

پس جبکہ کمالات آنحضرتؐ کے اصل اور ذاتی ہوئے اور کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس
ہوئے نہ ذاتی تو اب اگر جمیع کمالات آنحضرتؐ کے کسی نبی مین موجود ہون اور وہ نبی مساوی
بھی انکا ہو تو کچھ حرج نہین کیونکہ افضلیت آنحضرت کی اُس نبی پر بوجہ اصلیت بھی باقی رہیگی سو یہہ قول ور اعتقاد
مخالف نصوص کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے ہے کیونکہ نصوص کلام اور احادیث رسول اللہ وال
مین فضائل آنحضرت پر اور عمدہ تر فضائل آنحضرتؐ کا خواص آنحضرتؐ کے ہین اور خاصہ
شی کا وہ ہے جو مختص ہو ساتھ اوسکے نہ موجود ہو غیر مین سو اونمین سے یہہ چند خواص آنحضرت
سید المرسلین کے یہان بیان کئے جاتے ہین کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ای
اٰخرھم قال اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق واٰخرھم فی البعث
رواہ البغوی وابو نعیم وابن ابی حاتم وذکرہ القسطلانی فی المواھب والقاضی فی الشفاء
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی
بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون
لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ و
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت بجوامع الکلم
ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی
الخلق کافۃ وختم بی النبیون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی
انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی
الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس
بعدہ نبی متفق علیہ کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول جمیع الناس کافۃ بشریعۃ
مستقلۃ قال اللہ تعالی قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا وقال
اللہ تعالی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وقال اللہ تعالی تَبٰرَکَ
الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وقال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي رواه احمد والبيهقي والدارمي و
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم واعطيت الشفاعة
وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق عليه وكونه صلى الله
عليه وسلم صاحب المقام المحمود قال الله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبس المؤمنون يوم القيمة حتى يهموا بذلك
فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا فياتون آدم فيقولون انت آدم ابو الناس
خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملائكته وعلمك اسماء كل شيء اشفع
لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته
التي اصاب اكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحا اول نبي بعثه الله الى اهل الارض
فياتون نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب سؤاله ربه بغير علم
ولكن ائتوا ابراهيم خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول اني لست هناكم ويذكر ثلث كذبات
كذبهن ولكن ائتوا موسى عبدا آتاه الله التوراة وكلمه وقربه نجيا فياتون موسى فيقول
اني لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله
ورسوله وروح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا عبدا
غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فياتوني فاستاذن على ربي في داره فيوذن
لي عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقول ارفع محمد وقل
تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه
ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود الثانية
فاستاذن على ربي في داره فيوذن لي عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله
ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسي فاثني
على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم
الجنة ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربي في داره فيوذن لي عليه فاذا رأيته وقعت

ساجدا فيدعني ماشاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع
وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا
فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما بقي في النار الا من حبسه القرآن اي
وجب عليه الخلود ثم تلي هذه الاية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال هذا
المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه
وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة
غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين
من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون
والاخرون رواه الدارمي وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم فاكسى حلة
من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلايق يقوم ذلك المقام
غيري رواه الترمذي ذكرهما في المشكوة وقال ابو هريرة سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن قوله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هي الشفاعة رواه
احمد والبيهقي وقال جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد
قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم
واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق
عليه وقال القاضي عياض في شفاء في فصل الشفاعة قال قتادة كان اهل العلم يرون
المقام المحمود شفاعته يوم القيمة وعلى ان المقام المحمود مقامه عليه الصلوة والسلام
للشفاعة مذاهب السلف من الصحابة والتابعين وعليه ائمة المسلمين انتهى كونه
صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وافضل المخلوقين قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا
بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات قال القاضي عياض
في الشفاء في الباب الاول من قسم الاول قال اهل التفسير اراد بقوله ورفع بعضهم
درجات محمدا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال ابو هريرة اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع فنهس منها نهسة فقال انا سيد الناس يوم القيمة

وهل تدرون بم ذلك يجمع الله تعالى يوم القيمة الاولين والاخرين في صعيد واحد
فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا
يطيقونه وما لا يحتملون فيقول بعض الناس لبعض الا ترى ما انتم فيه الا ترى
ما قد بلغكم الا تنظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض ائتوا
آدم فياتون آدم عليه السلام فيقولون يا آدم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ
فيك من روحه وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله
ولن يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه السلام فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى الارض وسماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوت بها على قومي نفسي
نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم عليه السلام فيقولون
انت نبي الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى موسى فياتون موسى عليه السلام فيقولون يا موسى انت رسول الله
فضلك الله تعالى برسالاته وبتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى
ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول موسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا
لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله اني قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى عليه السلام فيقولون يا عيسى انت
رسول الله وكلمت الناس في المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه فاشفع
الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم عيسى ان ربي

قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر
ذنبا نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد فياتوني فيقولون يا محمد انت رسول
الله وخاتم النبيين وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى
ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلقت فاتيت تحت العرش فاقع
ساجدا لربي ثم يفتح الله تعالى علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع فارفع
راسي فاقول يارب امتي امتي فيقال يا محمد ادخل الجنة من امتك من لا حساب
عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذالك من
الابواب والذي نفس محمد بيده ان بين المصراعين من مصاريع الجنة لكما
بين مكة وهجر متفق عليه وقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا اكرم الاولين والاخرين على الله ولا فخر رواه الترمذي والدارمي وقال النسفي
في العقائد وافضل الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في كتاب الفضائل وفي هذا الحديث دليل على تفضيله صلى الله عليه
وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة
فهو صلى الله عليه وسلم افضل الادميين وغيره انتهى قال القاضي في الشفاء
في الباب الثالث من القسم الاول انا نقرر من القرآن وصحيح الآثار واجماع
الامة كونه صلى الله عليه وسلم اكرم البشر وافضل الانبياء عليهم السلام انتهى
وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب في النوع الاول من المقصد السادس
قال الامام الرازي اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض وان
محمدا صلى الله عليه وسلم افضل الكل انتهى وقال الزرقاني بعيد ذلك ومحمد صلى الله
عليه وسلم افضل الانبياء والرسل نصا واجماعا انتهى كونه صلى الله عليه وسلم
صاحب اختباء الدعوة لاجل الشفاعة يوم القيمة قال الله تعالى واستغفر لذنبك
وللمومنين والمومنات قال التفتازاني في شرح العقائد لنا قوله تعالى واستغفر

لذنبك وللمومنين والمومنت انتهى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
يوم القيمة ماج الناس بعضهم فى بعض فياتون ادم فيقولون اشفع الى ربك
فيقول لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول
لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله فياتون موسى فيقول لست لها ولكن
عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم
بمحمد فياتونى فاقول انا لها فاستاذن على ربى فيوذن لى ويلهمنى محامد احمده
بها لا تحضرنى الآن فاحمده بتلك المحامد واخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يارب امتى امتى فيقال انطلق
فاخرج من كان فى قلبه مثقال شعيرة من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمده بتلك
المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع
تشفع فاقول يارب امتى امتى فيقال انطلق فاخرج من كان فى قلبه مثقال ذرة
او خردلة من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا
فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يارب امتى
امتى فيقال انطلق فاخرج من كان فى قلبه ادنى ادنى ادنى مثقال حبة خردلة
من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم
اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول
يارب ائذن لى فيمن قال لا اله الا الله قال ليس ذلك لك ولكن وعزتى وجلالى وكبريائى
وعظمتى لاخرجن منها من قال لا اله الا الله متفق عليه وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لكل نبى دعوة مستجابة فتعجل كل نبى دعوته وانى اختبات دعوتى شفاعة
لامتى يوم القيمة فهى نائلة ان شاء الله تعالى من لا يشرك بالله شيئا رواه مسلم
كونه صلى الله عليه وسلم مرتضا الميثاق من جميع الانبياء عليهم السلام قال الله تعالى اذ
اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق
لما معكم لتومنن به ولتنصرنه قال القاضى فى الشفاء والقارى فى شرح الشفا

قال المفسرون اخذ الله الميثاق بالوحي الى انبيائه فلم يبعث نبيا الا ذكر له محمدا ونعته و
اخذ ميثاقه ان ادركه ليؤمنن به بفتح النون ولينصرنه بتشديدها صلى الله عليه وسلم بقوله حين راى عمر انه
ينظر في صحيفة من التوراة لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي اي لاجل الميثاق
بذلك قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه كما رواه ابن جرير عنه انه قال موقوفا لكونه
في الحكم مرفوعا لم يبعث الله نبيا من آدم فمن بعده الا اخذ عليه العهد في محمد صلى الله
عليه وسلم لئن بعث وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه ويأخذ العهد بذلك على قومه
انتهى وقال القسطلاني في المواهب والزرقاني في شرح المواهب عن علي بن ابي طالب
رضي الله عنه ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ليؤمنن
به ولينصرنه رواه ابن جرير وابن عساكر انتهى وقال البغوي في تفسير المعالم والقاضي في
التفسير المظهري قال علي ابن ابي طالب رضي الله عنه لم يبعث الله آدم ومن بعده الا
اخذ عليه الميثاق والعهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم واخذ العهد على قومه لئن بعث
محمد وهم احياء لتؤمنن به ولتنصرنه انتهى وفي ذلك التفسير المروي عن علي بن ابي طالب رض
قال علي اخذ الميثاق من كل نبي من الانبياء بعد بعثته روي عن ابي موسى الاشعري
انه قال لما خلق الله سبحانه وتعالى آدم عليه السلام قال له يا آدم فقال نعم يا رب قال من
خلقك فقال انت يا رب خلقتني قال فمن ربك قال انت لا اله الا انت قال فاخذ عليك
الميثاق بهذا قال نعم ثم اخرج من ظهر آدم ذريته فبدأ بالانبياء منهم وبدأ من الانبياء
بمحمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه العهد كما اخذ على آدم ثم اخذ العهد على الانبياء والرسل
كذلك وان يؤمنوا بمحمد صلى الله عليه وسلم وان ينصروه ان ادركهم زمانه فالتزموا ذلك
وشهد بعضهم على بعض وشهد الله سبحانه وتعالى بذلك على جميعهم واخذ بعد
ذلك العهد على سائر بني آدم ثم امر الله تعالى آدم فرفع راسه ونظر الى ذريته فراى الانبياء
والعلماء كالسرج والكواكب ذكره وثيمة بن الفرات في كتاب القصص كما في شرح الشفاء
للقاري كونه صلى الله عليه وسلم صاحب القرآن والمعجزة المستمرة قال الله تعالى وان
كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون

الله ان كنتم صٰدقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التى وقودها الناس والحجارة
اعدت للكٰفرين وقال الله تعالى قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان ياتوا بمثل هذا
القرٰان لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من الانبياء نبى الا وقد اعطى من الأيات ما مثله آمن عليه البشر وانما كان الذى اوتيت وحيا
اوحى الله الى فارجوا ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة متفق عليه وقال الامام النووى فى شرح
مسلم فى كتاب الايمان تحت ذالك الحديث ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القرٰان المستمر الى
يوم القيمة انتهى وقال الامام محمد بن يوسف الشامى فى كتابه المشهور بسيرة الشامى فى ابواب
معجزاته السماوية ان القرٰان معجزة مستمرة الى يوم القيمة انتهى وقال الشامى فى شرح الدر
المختار قوله بعد القرٰان لانه اعظم المعجزات على الاطلاق لانه معجزة مستمرة دائمة انتهى و
قال الشاه عبد العزيز فى التفسير العزيزى فى تفسير ذالك الكتاب ونبوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثابتة بالقرٰان لانه معجزة مستمرة انتهى وقال الشيخ عبد الحق فى ترجمة المشكوة
تحت ذالك الحديث نيست معجزه كه داده شده ام مگر وحى كه فرستاده شده است بسوى من يعنى
قرآن عظيم كه معجزهٔ عظيم است باقى ببقاء دهور انتهى كونه صلى الله عليه وسلم نبيا حال كون ادم
بين الروح والجسد قال ابو هريرة قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وادم
بين الروح والجسد رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال ميسرة
الضبى قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وادم بين الروح والجسد رواه الامام
احمد والبخارى فى تاريخه وابو نعيم فى الحلية وصححه الحاكم وقال العرباض بن سارية
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى عند الله لخاتم النبيين وان ادم لمنجدل فى طينته
رواه الامام احمد والبيهقى والحاكم وقال صحيح الاسناد كما فى المواهب فهذه الاحاديث
تدل على الخصوصية مما لا يوجد فى احد من الانبياء عليهم السلام قال الشيخ عبد الحق
فى ترجمة المشكوة تحت ذالك الحديث واينجا ميگويند كه از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است
از علم وتقدير الٰهى است نبوت همه انبياء را شامل است واگر بالفعل است آن خود در دنيا خواهد بود
چه انبيا نيست كه مراد اظهار نبوت اوست صلى الله عليه وسلم پيش از وجود عنصرى و در ملائكه

وارواح ابتى كونه صلى الله عليه وسلم احب من الوالد والولد والناس اجمعين قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه
كونه صلى الله عليه وسلم اكثر الانبياء امة يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
اكثر الانبياء تبعا يوم القيمة رواه مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة
عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذي
والدارمي والبيهقي كونه صلى الله عليه وسلم صاحب اللواء يوم القيمة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي
رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم امام النبيين وصاحب شفاعتهم يوم القيمة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمي وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة
كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر رواه الترمذي كونه صلى الله عليه
وسلم اول من يكسى بعد ابراهيم عليه السلام يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اول الخلائق يكسى يوم القيمة ابراهيم رواه البخاري في صحيحه في الجزء السابع
والعشرين وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم
ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله
تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم
على يمين الله تعالى مقاما يغبطني الاولون والاخرون رواه الدارمي ذكره في المشكوة
كونه صلى الله عليه وسلم اول من ينشق عنه القبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه
مسلم كونه صلى الله عليه وسلم اول شافع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول
شافع واول مشفع يوم القيمة رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم اول مشفع قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول
شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمي كونه صلى الله عليه وسلم اول شفيع في الجنة قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم انا اول شفیع فی الجنة رواه مسلم کونه صلی الله علیه وسلم اول من یقرع
له باب الجنة ویفتح له قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول من یقرع باب الجنة رواه
مسلم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول
الخازن من انت فاقول محمد فیقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم کونه
صلی الله علیه وسلم وامته اول من یجیز الصراط قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ویضرب الصراط بین ظهری جهنم فاکون انا وامتی اول من یجیزها متفق علیه کونه صلی
الله علیه وسلم اول الانبیاء وآخرهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت اول الانبیاء
فی الخلق وآخرهم فی البعث رواه البغوی وابو نعیم وابن ابی حاتم وغیرهم قال جابر بن
عبد الله قلت یا رسول الله بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقه الله تعالی قبل
الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالی خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره ذکره
فی المواهب اللدنیة کونه صلی الله علیه وسلم امته خیر الامم قال الله تعالی کنتم خیر امة
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتومنون بالله وقال الله تعالی
وکذلك جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا
وقال بهز بن حکیم عن ابیه عن جده انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی
قوله تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس قال فانتم تتمون سبعین امة انتم خیرها واکرمها
علی الله تعالی رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی کونه صلی الله علیه وسلم امته اول من
یقضی لهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون
یوم القیمة المقضی لهم قبل الخلائق رواه مسلم وغیره کونه صلی الله علیه وسلم امته اول
من یدخل الجنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن الآخرون الاولون یوم القیمة
ونحن اول من یدخل الجنة رواه مسلم قال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الجمعة معناه
الآخرون فی الزمان والوجود السابقون بالفضل ودخول الجنة انتهی فهذه الخواص
خواص رسول الله صلی الله علیه وسلم الثابتة بتلك النصوص لا تخلو اما ان توجد فی
احد غیره صلی الله علیه وسلم بالفعل او لم توجد فلو کان القسم الاول فهو باطل بتلك النصوص

الدالة على بعض خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان القسم الثاني فدعوى التساوي
باطل بعدم الوجدان في غيره عليه الصلوة والسلام فقد ثبت بما ذكر من النصوص المذكورة
من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قول زيد اس صورت میں
اگر اصل و ظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت بھی ادھر
رہیگی انتہی باطل مردود بتلک النصوص المذکورۃ من آیات اللہ و احادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کذلک قولہ سو جہان میں نبی نے بیکم فرمایا ہے الخ مردود بتلک
النصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بقولہ
تعالی انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ و قال اللہ تعالی انا ارسلنا
الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانہم بعثوا کما بعثت ذکرہ القاری فی شرح الشفاء و اذا
عرفت ذلک فقد عرفت ان ذلک القول الحاد و اضلال لانہ انکار خواص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الثابتۃ بالنصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ تعالی و احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی کلام زید۔ پس علماء دین کے نزدیک

دونوں قول میں سے کونسا قول حق و صحیح ہے اور
کونسا باطل و قبیح۔

بینوا توجروا

جوابات علماء دہلی

الجواب صحیح الراقم عبد الرب [illegible]

عبد الرب [illegible]

ما قال زید فہو حق واللہ الموفق (محمد)

کلام زید و تحقیق زید در ابنیہ در ردیہ و حقیقۃ حق است و بر خلاف
آن مذہب فساد در دین و تفرقہ در اہل اسلام و مخالف تعیین است

العبد محمد شاہ دین

کلام زید حق لا ریب فیہ

کلام زید ما صحیح بلا ریب و قول المخالف خلاف الحق والصواب

فما قال زید فہو حق بلا مریۃ

واللہ الموفق والمعین

محمد علی قوت بازوی

ضیاء الدین محمد حقیر خواجہ

مواہیر علماء بدایون وبمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوال زید کے متعلق تفسیر خاتم النبیین کے حق و صحیح ہیں اور خیالات عمرو کے باطل و قبیح ہیں احادیث متواترہ اور اقوال صحابہ و تابعین و کافہ مفسرین و محدثین و فقہاء و متکلمین سے ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی نہ آپکے زمانہ میں نہ آپکے کوئی نبی مبعوث ہوا نہ آپکے بعد مبعوث ہوا تا قیامت تک اور نہ قائل ہونا وقوع کسی نبی کی نبوت کا آپکے زمانہ میں یا بعد آپکے کفر ہے بلکہ قائل ہونا جواز و امکان نبوت کسی شخص کا قطع نظر وقوع و عدم وقوع سے ازمنہ ثلثہ میں مستلزم کفر ہے امام توربشتی نے بعد تحقیق معنی ختم نبوت کتاب معتمد میں فرمایا ہے و نمی گوید کہ بعد از وی نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس نیز گوید کہ امکان دارد باشد کافر است شرط درستی ایمان بخاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ اور تمہید وغیرہ کتب عقائد سے بھی ایسا ہی ثابت ہے اور کتب مشہورہ فتاوی فقہائے حنفی و شافعی میں بھی تصریح ہے کہ قول بجواز نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر ہے پس مقام افسوس ہے کہ عمرو نے سب مفسرین و محدثین و فقہاء و متکلمین کو معنی آیت کریمہ سمجھنے میں جاہل قرار دیا اور جاہلون کو تجویز نبوت کے واسطے کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آمادہ کر دیا اور جو اثر فی کل ارض نبی کنبیکم سے اسی عقیدہ کی تائید کی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ارشاد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے اور حضرت ابن عباس سے بھی صحاح ستہ میں مروی نہیں ہے بلکہ غیر صحاح میں صرف ایک راوی کی روایت سے منسوب ہے اور علمائے کرام کو اسکی روایت میں اختلاف ہے بعض نے موضوع لکھا ہے بعض نے ضعیف بعض نے صحیح الاسناد و شاذ المتن لیکن بہر حال اوس سے وقوع نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحۃ ثابت نہیں ہے اور حرف کاف سے مساوات و مشابہت فی الخصائص کسیطرح ثابت نہیں ہوسکتی اور لقط المرجان و روح البیان وغیرہ سے ثابت ہے کہ وہ اثر ماؤل ہے محمول بر ظاہر نہیں ہے جماہیر علماء کے نزدیک پس استدلال اوس سے اعتقاد مذکور پر محض اضلال و تغلیط جہال ہے واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین حررہ الفقیر الحقیر عبد القادر محب الرسول البدایونی غفرلہ اللہ تعالی آمین

عبد القادر محب الرسول قادری ۱۲۹۱

قول احمد کا صواب ہے اور قول عمرو کا باطل بلا اشتباہ حررہ محب احمد عبد الرسول البدایونی

محب احمد قادری عبد الرسول

اقوال تحذیر الناس کے باوجودیکہ ہر انداز اختلال میں بایں ہمہ مستلزم انواع کفر و ضلال ہیں اللہ سبحانہ ہمیں بچا اور الی صراط مستقیم

حررہ محمد فصیح الدین بدایونی عفی عنہ

محمد سعید فصیح الدین

C.P. PRESS BOMBAY